

رفع سبّابہ، مقام، کیفیت و حیثیت

رفع سبّابہ کیا ہے ؟

انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی (Forefinger/Indexfinger) کو عربی میں مُسَبِّحَة (تسبیح کرنے والی) اور اردو میں انگشتِ شہادت (شہادت والی انگلی) بھی کہتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے اور اس کی وحدانیت کی گواہی دینے کے وقت عام طور پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی وحدانیت کی گواہی نیک لوگوں کا کام ہے۔ بدکردار لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ انگلی عنایت کی ہے، لیکن وہ اسے تسبیح و شہادت کی بجائے ناحق گالی گلوچ کے لیے استعمال کرتے ہیں، اس لیے اسے عربی میں سَبَّابَة (گالی والی انگلی) بھی کہتے ہیں۔

رَفْع بھی عربی زبان ہی کا لفظ ہے۔ یہ مصدر ہے اور اس کا معنی بلند کرنا ہوتا ہے۔ یوں رَفْعُ سَبَّابَة کا معنی ہوا شہادت والی انگلی کو اٹھانا۔ یہ تو ہوئی لغوی وضاحت۔ اور اصطلاحاً نماز میں تشہد کے دوران شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا رَفْعُ سَبَّابَة کہلاتا ہے۔

نماز کے دیگر بہت سے مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی مختلف مکاتبِ فکر مختلف خیالات کے حامل ہیں۔ البتہ اہل حدیث کے نزدیک رفع سبّابہ مستحب اور سنت ہے۔ ہمارے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

① نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ؛ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ، وَاتَّبَعَهَا بَصَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ»، يَعْنِي السَّبَابَةَ.

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دورانِ نماز (تشہد میں) بیٹھتے، تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی (شہادت والی) انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے۔ اپنی نظر بھی اسی انگلی پر رکھتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: یہ شہادت والی انگلی شیطان پر لوہے سے بھی سخت پڑتی ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 2/119، وسندہ حسن)

اس حدیث کا راوی کثیر بن زید اسلمی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ”موثق، حسن الحدیث“ ہے۔

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، فَدَعَا بِهَا ---.

”نبی اکرم ﷺ جب نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگوٹھے سے متصل انگلی کو اٹھا لیتے اور اس کے ساتھ دُعا کرتے۔“ (صحیح مسلم: 580)

تشہد میں دائیں ہاتھ کی کیفیات :

ہم پڑھ چکے ہیں کہ احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے شہادت والی انگلی کو اٹھانے اور اس کے ساتھ اشارہ یا دُعا کرنے کا ذکر ہے۔ یہ اشارہ کیسے ہوتا تھا؟ اس کے بارے میں بھی ہم احادیث نبویہ ہی سے رہنمائی لیتے ہیں۔ مذکورہ اور آئندہ تمام احادیث چونکہ رفع سبّابہ کے بارے میں ہیں، اس لیے ہم انہیں ایک ہی ترتیب میں ذکر کریں گے، البتہ عنوانات بدلتے رہیں گے:

③ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى.

”رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے، تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر۔ انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے اور اس دوران اپنے انگوٹھے کو درمیان والی انگلی پر رکھتے۔“

(صحیح مسلم: 13/579)

④ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى

عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ.
 ”رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھے، تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے،
 جبکہ بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر۔ نیز 53 کی گرہ بناتے اور سبابہ کے ساتھ
 اشارہ فرماتے۔“ (صحیح مسلم: 115/580)

عرب لوگ انگلیوں کے ساتھ ایک خاص طریقے سے گنتی کرتے تھے۔ اس طریقے
 میں 53 کے ہندسے پر ہاتھ کی ایک خاص شکل بنتی تھی، جس میں انگوٹھے اور شہادت والی
 انگلی کے علاوہ باقی تینوں انگلیوں کو بند کرتے ہیں اور شہادت کی انگلی کو کھول کر انگوٹھے کے
 سرے کو اس کی جڑ میں لگاتے ہیں۔

⑤ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَقَ بِالْبَاهِمَامِ
 وَالْوُسْطَى، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا، يَدْعُو بِهَا فِي التَّشْهَدِ.
 ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تشہد میں انگوٹھے اور درمیان
 والی انگلی کو ملا کر دائرہ بنایا ہوا تھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی مبارک کو اٹھا
 کر اس کے ساتھ دُعا فرما رہے تھے۔“

(سنن أبي داود: 957، سنن النسائي: 1266، سنن ابن ماجه: 912، واللفظ له، وسنده صحيح)
 معلوم ہوا کہ تشہد میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی کئی کیفیات رسول اکرم ﷺ سے
 منقول ہیں۔ یہ تمام صورتیں جائز ہیں، ان میں سے کوئی بھی اختیار کی جاسکتی ہے۔ البتہ ان
 سب احادیث میں شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارے کا ذکر یکساں موجود ہے۔ ہم اس کی
 مزید تفصیل بھی احادیث ہی کی رو سے ذکر کیے دیتے ہیں:

کیفیتِ اشارہ :

قارئین کرام احادیث ملاحظہ فرمائیں، ان کی روشنی میں اشارے کی کیفیت اور اس کے تمام مسائل نمبر وار درج کر دیئے جائیں گے:

⑥ سیدنا عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ، وَأَبُو أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ، يَغْنِي لِلتَّشَهُدِ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ، يَغْنِي السَّبَابَةَ.

”سیدنا ابو حمید، ابو اُسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بات چیت کی۔ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں تم سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشهد کے لیے بیٹھتے، تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے اور دائیں پاؤں کے سامنے والے حصے کو قبلے کے رخ کھڑا کرتے۔ نیز اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں گھٹنے پر رکھتے، جبکہ بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر اور اپنی سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے۔“

(سنن الترمذی: 293، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“ قرار دیا ہے۔

④ سیدنا نمیر خزامی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ، يُشِيرُ بِأَصْبِعِهِ.

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نماز میں (تشہد کے دوران) اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھے ہوئے اپنی (شہادت والی) انگلی کے ساتھ اشارہ فرما رہے تھے۔“ (مسند الإمام أحمد: 471/3، سنن ابن ماجہ:

911، سنن النسائي: 1272، وسنده حسن)

اس حدیث کا راوی مالک بن نمیر خزامی ”حسن الحدیث“ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے (الثقات: 386/5) میں ذکر کیا ہے اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (715) نے اس کی بیان کردہ حدیث کی ”تصحیح“ کر کے اس کی توثیق کی ہے۔

⑤ علی بن عبد الرحمن معاوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ - وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ، نَهَانِي، فَقَالَ: اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى.

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا، تو انہوں نے مجھے اس کام سے منع کیا اور فرمایا: اسی طرح کرو، جس طرح رسول اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے، تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے اور ساری انگلیوں کو بند کر کے انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ فرماتے۔ نیز اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے۔“ (صحیح مسلم: 116/580)

⑨ سیدنا نمیر خزامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ - قَدْ وَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، رَافِعًا بِأَصْبُعِهِ السَّبَابِيَّةِ، قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا - وَهُوَ يَدْعُو - .

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا دائیں ہاتھ دائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور سبابہ انگلی کو کچھ خم دے کر اٹھایا ہوا تھا۔ یوں آپ ﷺ دُعا کر رہے تھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 471/3، سنن أبي داود: 991، سنن النسائي: 1272، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (716) اور امام ابن حبان (1946) رحمہما اللہ نے ”صحیح“ قرار

دیا ہے۔

⑩ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي التَّشَهُّدِ،

وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ، وَلَمْ يُجَاوِزْ بَصَرَهُ إِشَارَتَهُ.

”رسول اللہ ﷺ جب تشهد میں بیٹھتے، تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔ سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے اور آپ ﷺ کی نظر اس اشارے سے آگے نہ جاتی تھی۔“

(مسند الإمام أحمد: 3/4، سنن أبي داود: 990، سنن النسائي: 1276، وسنده حسن)

محمد بن عجلان اگرچہ ”مدلس“ ہیں، لیکن مسند احمد میں انہوں نے اپنے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ نیز اس حدیث کی اصل صحیح مسلم (579) میں بھی موجود ہے۔

اس حدیث کو امام ابن خزيمة (718)، امام ابو عوانہ (2018) اور امام ابن حبان (1944) رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

⑪ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں اپنا مشاہدہ یوں بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، فَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَبَضَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَحَلَّقَ حَلَقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِبْصَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا، يَدْعُو بِهَا.

”پھر آپ ﷺ نے بیٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا، نیز اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں ران اور بائیں گھٹنے پر اور اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا۔ پھر اپنی انگلیوں کو بند کر کے دائرہ بنایا، پھر اپنی (شہادت والی) انگلی کو

اٹھالیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اسے حرکت دے کر اس کے ساتھ دعا کر رہے تھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 318/4، سنن النسائي: 1269، 890، وسنده صحيح)

اس حدیث کو امام ابن جارد (208)، امام ابن خزیمہ (714) اور امام ابن حبان (1860) رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

علامہ شمس الحق، عظیم آبادی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وَفِيهِ تَحْرِيكُهَا أَيْضًا.

”اس حدیث سے شہادت کی انگلی کو حرکت دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔“

(عون المعبود شرح سنن أبي داود: 374/1)

⑫ سیدنا عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ؛
جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى،
وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى
عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

”رسول اللہ ﷺ جب نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے، تو اپنے بائیں پاؤں کو (دائیں) ران اور پنڈلی کے درمیان میں رکھا، جبکہ بائیں پاؤں کو بچھا لیا۔ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور اپنی (شہادت والی) انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔“ (صحیح مسلم: 112/579)

⑬ سیدنا وائل بن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ رَفَعَ إِبْصَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا، يَدْعُو بِهَا.

”پھر آپ ﷺ نے اپنی (شہادت والی) انگلی کو اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اسے حرکت دے رہے تھے اور اس کے ساتھ دُعا کر رہے تھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 318/4، سنن النسائي: 890، 1269، وسنده صحيح)

اس حدیث کو امام ابن جارد (208)، امام ابن خزیمہ (714) اور امام ابن حبان (860) رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

⑭ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ، وَلَا يُحَرِّكُهَا، وَيَقُولُ: إِنَّهَا مَذْبَةُ الشَّيْطَانِ، وَيَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

”وہ اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنی (شہادت والی) انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے لیکن حرکت نہیں دیتے تھے، نیز بیان کرتے تھے کہ یہ شیطان کو بھگاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔“

(الثقات لابن حبان: 448/7، العلل للدارقطني: 2899، وسنده حسن)

⑮ نافع تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى؛ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ، يَمُدُّهَا يُشِيرُ بِهَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هِيَ مُذْعِرَةُ الشَّيْطَانِ».

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی سبابہ انگلی کو کھڑا کر کے اس کے ساتھ اشارہ کرتے، لیکن اسے حرکت نہیں دیتے تھے، نیز فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ انگلی شیطان کو خوفزدہ کرتی ہے۔“

(ذیل تاریخ بغداد لابن النجار: 220/19، وسندہ حسن)

مذکورہ احادیث سے اشارے کی کیفیت یوں ثابت ہوتی ہے:

- ① اشارے کے لیے تشہد کا کوئی حصہ خاص نہیں، بلکہ تشہد میں بیٹھتے ہی اشارہ شروع کر دینا چاہیے، جیسا کہ مذکورہ تمام احادیث سے عموماً اور اکثر احادیث سے خصوصاً ثابت ہو رہا ہے، جن میں تشہد میں بیٹھتے ہی رسول اللہ ﷺ کا اشارہ کرنا مذکور ہے۔ لہذا «لَا إِلَهَ» پر انگلی اٹھانا اور «إِلَّا اللَّهُ» پر گر کر دینا بے بنیاد اور بے دلیل ہے۔
- ② اشارہ کرتے ہوئے انگلی کو تھوڑا سا خم دینا چاہیے، جیسا کہ حدیث نمبر ⑨ سے معلوم ہو رہا ہے۔

- ③ تشہد میں نظر شہادت والی انگلی کے اشارے ہی پر ہونی چاہیے، جیسا کہ حدیث نمبر ⑩ میں صراحت ہے۔

تحريك سبابه !

- ④ تشہد میں شہادت والی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینی چاہیے یا نہیں؟ یہ کافی اہم مسئلہ ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق حرکت دینا بھی درست ہے، جیسا کہ حدیث نمبر ⑪ اور ⑫ سے ثابت ہے اور اگر حرکت نہ دی جائے، تو بھی جائز ہے،

جیسا کہ حدیث نمبر ۱۴ اور ۱۵ میں مذکور ہے۔ یعنی یہ دونوں طریقے سنت سے ثابت ہیں، ان میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

امام اندلس، حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ (368-463ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُمْ اخْتَلَفُوا فِي تَحْرِيكِ أَصْبُعِهِ السَّبَابَةِ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى تَحْرِيكَهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَرَهُ، وَكُلُّ ذَلِكَ مَرْوِيٌّ فِي الْآثَارِ الصَّحَاحِ الْمُسْنَدَةِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَجَمِيعُهُ مَبَاحٌ.

”اہل علم کا سبابہ انگلی کو حرکت دینے کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اسے حرکت دینی چاہیے اور بعض اسے حرکت دینے کے قائل نہیں۔ لیکن یہ دونوں طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور متصل اسانید کے ساتھ ثابت ہیں، لہذا یہ دونوں طریقے جائز ہیں۔“

(الاستذکار: 478/1، تفسیر القرطبی: 361/1)

یہی موقف علامہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (سبل السلام شرح بلوغ المرام: 187-188)

شارح جامع ترمذی، محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْحَقُّ مَا قَالَ الرَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَمِيرُ.

”حق بات وہی ہے جو رافعی اور محمد بن اسماعیل امیر (صنعانی) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔“ (تحفة الأحوذی: 241/1، ط الهندیہ)

اشارہ سبابہ اور احناف :

بعض احناف نے اس سنت رسول کو اپنی تقلید ناسدید کی بھینٹ چڑھاتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے کہ تشہد میں شہادت کی انگلی کو حرکت نہیں دینی چاہیے، جیسا کہ:

* احمد سرہندی حنفی (971-1034ھ) نے لکھا ہے:

”تو پھر ہم مقلدین کو مناسب نہیں کہ احادیث کے موافق عمل کر کے اشارہ کرنے میں جرأت کریں۔“ (مکتوبات: 1/718، مکتوب نمبر 312)

اس فتوے کے بارے میں خود احناف کے تبصرے ملاحظہ فرمائیں:

① دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، جناب حسین احمد مدنی کہتے ہیں:

”اشارہ کی روایات بکثرت مروی ہیں اور وہ بھی بہت سے صحابہ کرام سے، حتیٰ کہ ملا علی قاری (حنفی) اپنے رسالہ [تزیین العبارة في إثبات الإشارة] میں کہتے ہیں کہ روایات اشارہ تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں۔ تابعین اور صحابہ کرام میں سے کسی سے بھی ترک اشارہ منقول نہیں ہے۔ البتہ منع اشارہ متاخرین احناف سے منقول ہے، جن میں زیادہ غالی صاحب خلاصہ کیدانی معلوم ہوتے ہیں، جو اشارہ فی الصلاة کو بالکل حرام کہتے ہیں (خلاصہ کیدانی، ص: 15، 16)۔ جس پر ملا علی قاری (حنفی) نے فرمایا کہ اگر حسن ظن نہ ہوتا، تو صاحب خلاصہ کیدانی کو کافر کہہ دیتا، کیونکہ وہ ایک سنت کو حرام قرار دے رہے ہیں۔ ملا مانکی تو اس سے بھی بڑھ گئے کہ وہ اشارہ کرنے والے کی انگلی کٹوا دیتے تھے، حالانکہ یہ طریقہ غلط تھا، کیونکہ روایات بکثرت اشارہ فی الصلاة پر دلالت کرتی ہیں۔ ترک اشارہ کی کوئی روایت، کوئی قول صحابی اور تابعی فقہیہ کا منقول نہیں۔“ (تقریر ترمذی، ص: 433، 434)

② جناب تقی عثمانی حیاتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

”بعض متاخرین (حنفیہ) نے اشارہ بالسبابہ کو غیر مسنون قرار دے دیا، بلکہ

خلاصہ کیدانی میں اُسے بدعت قرار دے دیا گیا۔ اور بعض حضرات نے تو انتہائی تشدد اور غلو سے کام لیا اور اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا: مارا قول ابوحنیفہ باید، قول رسول ﷺ کافی نیست (ہمارے لیے امام ابوحنیفہ کا قول دلیل ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان کافی نہیں۔ العیاذ باللہ)۔“

(تقریر ترمذی: 62/2)

قارئین کرام تعصب سے بالاتر ہو کر فیصلہ کریں کہ کیا تقلید انسان کو وحی الہی سے دُور نہیں کرتی، رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر نہیں اکساتی، انکارِ حدیث پر آمادہ نہیں کرتی اور سلف صالحین کا دشمن بنا کر نفس پرستی میں مبتلا نہیں کرتی؟

ایسے لوگوں کی جرأت اور بے باکی پر حیرانی ہوتی ہے کہ یہ ”خدمتِ اسلام“ کے نام پر کس ڈھٹائی سے سنتوں کا انکار کر دیتے ہیں!

الحاصل :

تشہد کے لیے بیٹھتے ہی دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی کو اٹھانا اور تشہد کے اختتام تک اسے اٹھائے رکھنا رسول اللہ ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ آپ ﷺ سے تشہد کے دوران انگلی کو حرکت دینا اور ساکن رکھنا، دونوں صورتیں ثابت ہیں۔

جن لوگوں نے رفعِ سبابہ والی پیاری سنت کا انکار کرتے ہوئے اسے بدعت تک کہہ دیا، انہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے انکار سے بچائے اور ان پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

